حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی مدینہ منورہ

اسلام کی دعوت اور حق کی پکار

دنیا میں جتنی بھی اقوام ہیں ان میں اکثر وہی لوگ ہیں جو خدائے تعالیٰ شانہ کو اپنا اور پوری کائنات کا خالق اور مالک مانتے ہیں۔ اور اپنے ذمّے خالق جل مجدہ کا یہ حق واجب اور ضروری سمجھتے ہیں کہ اس کی عبادت کریں اور یہ بات فطری طور پر انسانوں کے قلوب میں رچی ہوئی ہے، اور اسی لیے خالق تعالیٰ شانہ کے ماننے والے کسی نہ کسی نہج سے اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کرتے ہیں خالق جل شانہ نے جو وجود بخشا ہے جینے کے اسباب پیدا فرمائے، رزق دیا، انمول اعضاء و جوارح عطا فرمائے۔ دل و دماغ آنکھ کان کی نعمت سے نوازا اور قوت گویائی عطا فرمائی۔ ان سب کا تقاضہ یہی ہے کہ خالق تعالیٰ شانہ پر ایمان لائیں اس کی نعمتوں کا اقرار کریں اور اس کی عبادت کریں اور اس کے سامنے جبیں نیاز رکھ دیں اور سر بسجود ہوا کریں۔

اللہ تعالیٰ شانہ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کی پیدائش کی حکمت بھی بتا دی اور فرمایا۔

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ (سورۃ الملک)

ترجمہ: "بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضے میں پورا ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے پیدا فرمایا زندگی کو اور موت کو تاکہ وہ آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل والا ہے"

نیز ارشاد فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝

ترجمہ: "اور میں نے انسان اور جنات کو صرف اس لیے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں"

انسان کی تخلیق کیوں ہے اور موت و حیات کا سلسلہ کیوں جاری کیا گیا۔ اس کا جواب مذکورہ بالا

آیات سے معلوم ہوگیا، جب انسان کی تخلیق خالق تعالیٰ شانہ کی عبادت ہی کے لیے ہے اور اس کی موت وحیات اس کی آزمائش کے لیے ہے تو انسانوں پر یہ بات فرض ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے خالق کی عبادت ہی کو اپنی حیات کا مقصد بنائیں اور جن طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہو انہیں تلاش کریں چونکہ انسانوں کی رائیں مختلف ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے طرز پر سوچ سکتا ہے اور سوچتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنی عبادت کے طریقے خود بتائے اور انسانوں کی اپنی سمجھ پر نہیں رکھا۔ عبادت کے طریقے سکھانے اور بتانے کے لیے اللہ جل شانہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے، جنہوں نے انسانوں کو خداوند تعالیٰ شانہ کو معبود وحدہ لاشریک ماننے کی دعوت دی اور اس کی عبادت کے طریقے بھی بتائے اور سمجھائے اور عمل کرکے دکھایا۔ دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ کسی بادشاہ کے دربار میں جانا ہو تو اسے دربار کی حاضری کے آداب پہلے سے سکھلا دیئے جاتے ہیں۔ حاضری دینے والے کی سمجھ پر نہیں چھوڑ دیا جاتا کہ وہ جس طرح چاہے آداب بجالائے۔ اللہ جل شانہ نے بھی اپنی عبادت کے طریقے بتانے کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے۔ انہوں نے مالی عبادتیں بھی بتائیں اور جانی عبادتیں بھی اور وہ اخلاق اور اعمال بھی بتائے جن سے ان کا خالق راضی ہوتا ہے اور جن سے انسانوں کی انسانیت اجاگر ہوتی ہے اور انسانیت کے شرف کے جو تقاضے ہیں وہ پورے ہوتے ہیں۔ انسان کو بہیمیت کا پُتلا (مجسمہ) بنا کر نہیں چھوڑا گیا کہ وہ جیسے چاہے زندگی گذارے اور جانوروں کی طرح نفس کی لذتوں میں منہمک رہے، انسانیت کے شرف کا تقاضہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے صرف اسی کی عبادت کرے اس کے رسولوں پر اس کی کتابوں پر ایمان لائے۔ اچھے اعمال، اچھے اخلاق اختیار کرے، بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے پرہیز کرے ..... اگر کسی شخص میں یہ بات نہیں ہے تو وہ صرف دیکھنے میں انسان ہے، حقیقی انسان نہیں، وہ اپنے رب کا ناشکرا ہے اور انسانیت کی حدود سے باہر ہے۔

سب سے پہلے انسان یعنی آدم علیہ السلام سب سے پہلے نبی بھی تھے۔ ان کی اولاد میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام برابر آتے رہے جو مختلف اقوام اور مختلف علاقوں میں بسنے والوں کی طرف بھیجے جاتے رہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے انسانوں کو توحید کی دعوت دی خالق و مالک جل شانہ کی عبادت کے طریقے بتائے، انسانیت کے اصل خدوخال آشکارا کیے اور یہ بتایا کہ انسان جو اس دنیا میں آیا ہے یہی دنیا آخری زندگی نہیں ہے بلکہ سب کو مرنا ہے اور اس دنیا سے چلے جانا ہے اور موت کے بعد پھر جی اٹھنا ہے اور زندہ ہوکر بارگاہ خداوندی میں پیش ہونا ہے، اس پیشی میں سابقہ زندگی کے اعمال کا حساب ہوگا اور دنیا میں زندگی گذارنے والے اپنے عقائد اور اپنے اعمال کے اعتبار سے اپنا انجام دیکھ لیں گے، جو لوگ

خداوند تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اسی پر ان کو موت آئی اور انہوں نے اعمال صالحہ کیے اپنے خالق کی رضا کا خیال رکھا، احکام خداوندی کی پابندی کی اور جن کاموں سے خالق کائنات جل مجدہ نے روکا ان سے پرہیز کیا اور اپنے خالق کی عبادت میں لگے رہے یہ لوگ دارالنعیم یعنی نعمتوں کے گھر میں رہیں گے، جس کا نام "جنّت" ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے اور کبھی اس سے نہ نکالے جائیں گے اور نہ نکلنا گوارا کریں گے .....!

اور جو لوگ خالق جل مجدہ کے منکر ہوئے اس کی خالقیت اور مالکیت کو نہ مانا اس کے رسولوں اور کتابوں پر ایمان نہ لائے اور یوم حساب یعنی محاسبہ کے دن کے ماننے سے اور موت کے بعد اعمال کے پیش ہونے کے منکر ہوئے اور ان لوگوں پر خالق جل شانہ کا غضب نازل ہوگا۔ جنّت سے محروم ہوں گے اور دوزخ میں جائیں گے جو بہت بُرا ٹھکانہ ہے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ شانہ کے بھیجے ہوئے تمام رسول برحق ہیں انہوں نے جو کچھ بتایا سب حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو چھوٹی بڑی کتابیں نازل فرمائیں وہ سب حق ہیں، اللہ تعالیٰ شانہ کی توحید کا انکار، اس کے ساتھ اس کی الوہیت میں کسی کو شریک کرنا، اس کے کسی بھی رسول کا انکار، اس کی کسی کتاب کا انکار اور قیامت کے دن کا انکار یہ سب کفر ہے جو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں لے جانے والا ہے۔ تمام انبیاء کرام نے یہ باتیں بتائیں اور کھول کر سمجھائیں۔ عقائد کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام کا دین ایک ہی ہے البتہ فروعی احکام میں اختلاف رہا ہے۔ یہ اختلاف اہل ایمان کے لیے کوئی مضر نہیں کیونکہ جس زمانے میں جس نبی نے جو احکام بتائے ان پر عمل کر لینا اس زمانے میں اس کی امت کے لیے باعث نجات تھا۔ حضرات انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ان کی قوموں نے عام طور سے ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ کافر ہوئے بعض انبیاء کرام علیہم السلام ایسے بھی گذرے ہیں کہ ان پر ایک بھی شخص ایمان نہیں لایا، انسانوں میں جو نفسانیت ضد اور ہٹ دھرمی کا مادہ ہے اس نے منکروں کو ایمان لانے سے باز رکھا اور ضد اور عناد پر آمادہ کر دیا۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے برسہا برس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی چونکہ وہ حضرت مریمؑ بتول کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لیے ان کے زمانے کے لوگوں نے ان کی والدہ کو تہمت لگائی اور بعد میں آنے والوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا بتا دیا اور یہ عقیدہ اپنا لیا کہ وہ بھی معبود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد تجویز کرنا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو معبود ماننا یہ شرک ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

یہ نہیں فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہوں اور نہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو عبادت کے لائق بتایا۔ نہ اپنے کو نہ کسی اور کو۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ه

ترجمہ: "بلاشبہ وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے اور مسیح نے کہا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو، جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ بے شک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں۔"

قرآن مجید نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا فرمانے والا ہے، کیسے ہوگی اس کے اولاد حالانکہ اس کی بیوی نہیں ہے؟ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام توحید کے داعی تھے۔ انہوں نے صاف بتا دیا تھا کہ مشرک کی بخشش نہیں ہے ان کے ماننے والوں نے (جو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان کے بارے میں غلط عقیدہ رکھتے ہیں جو ان کی تعلیم کے خلاف ہے) ان لوگوں نے ان کے دین کو بدل دیا، توحید کی جگہ شرک کے داعی ہو گئے اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ تجویز کر لیا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کروا کر ان کے ماننے والوں کے گناہوں کا کفارہ کر دیا۔ ان لوگوں نے ان کو خدا کا بیٹا مانا اور ان کو معبود مانا اور ان کے قتل کا عقیدہ تجویز کیا۔ پھر یہ عقیدہ تجویز کیا کہ ان کا قتل ہمارے لیے کفارہ بن گیا (العیاذ باللہ) یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے تو تھے لیکن قتل نہ کر سکے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر فرما دیا۔

وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ۔

ترجمہ: "یقیناً انہوں نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔"

نصاریٰ نے جو خود ساختہ عقیدے تجویز کیے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے بہت دور ہیں جو سراپا گمراہی

(بقیہ صفحہ ۶۴ پر)

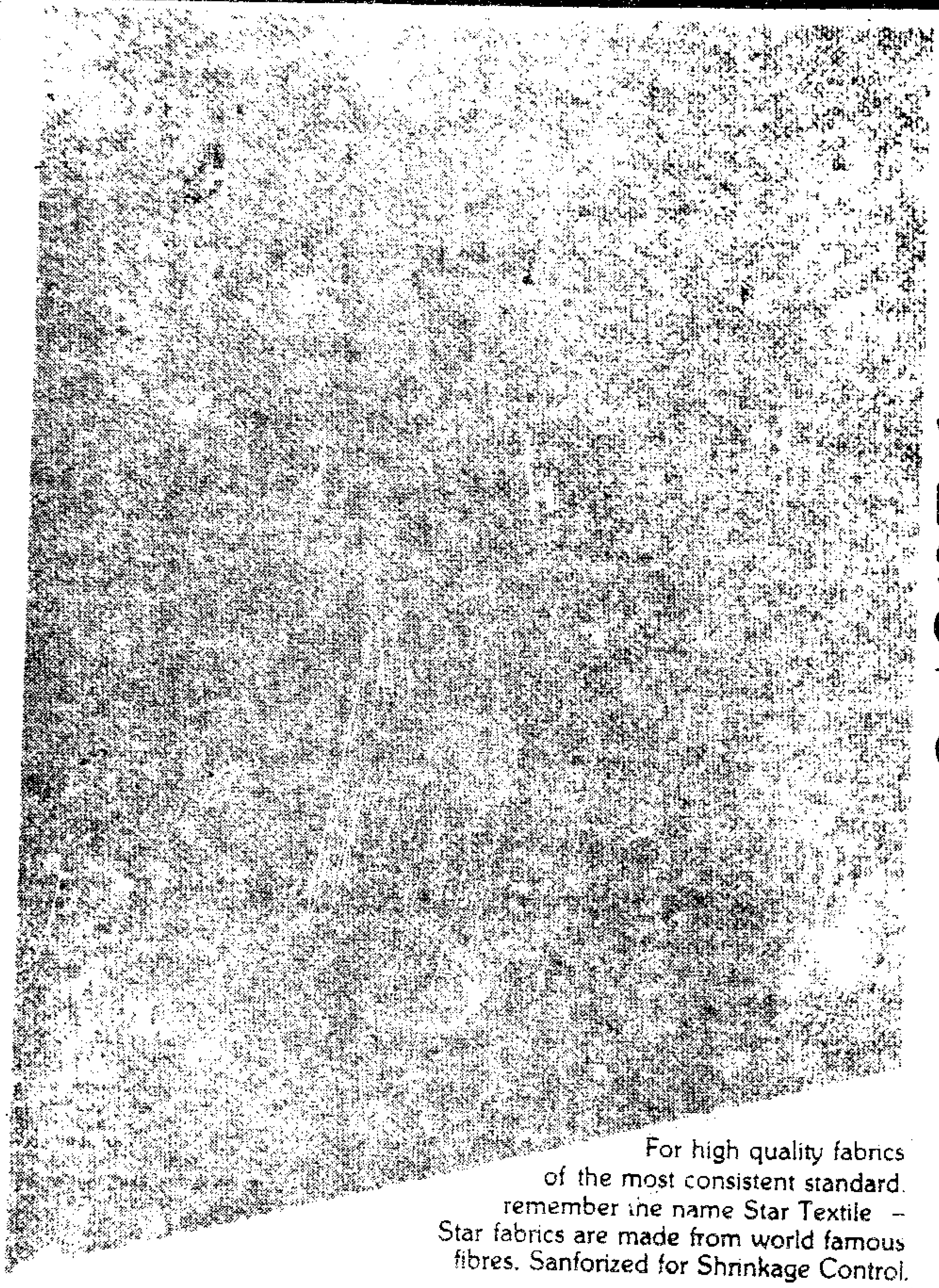

WE'VE DEVELOPED FABRICS WITH SUCH LASTING QUALITY AND STYLE THAT THERES ONLY ONE WORD FOR IT

Star

For high quality fabrics of the most consistent standard, remember the name Star Textile – Star fabrics are made from world famous fibres. Sanforized for Shrinkage Control.

For the most comfortable and attractive shirting and shalwar qameez suits, look for the colour of your choice in Star's magnificent Shangrilla, Robin, Senator fabrics.

To make sure you get the genuine Star quality, check for the Star name printed on the selvedge along every alternate metre.

Star PRODUCT
REGISTERED USER

SANFORIZED
REGISTERED TRADE MARK
OF CLUETT PEABODY & CO. INC.

... THE ESSENCE OF STYLE AND TOTAL COMFORT!

Star Textile Mills Limited Karachi

P.O. BOX NO. 4400 Karachi 74000

مچھروں سے مکمل نجات حاصل کیجئے

ویپ

ماسکیٹومیٹ

ALSO APPROVED IN AMERICA BY U.S. ENVIRONMENTAL PROTECTION AGENCY WASHINGTON D.C.

جاپان کی وزارت صحت سے منظور شدہ